پارہ نمبر 3

سورۃ آلِ عمران

رکوع نمبر 9 (آیت نمبر 9-1)

آیت نمبر 1

سوال: سورۃ "آلِ عمران" کون سی سورۃ ہے؟

جواب: سورۃ آلِ عمران دوسری طویل ترین سورۃ ہے۔ اور یہ مدنی سورۃ ہے۔ اس کی تمام آیتیں مختلف اوقات میں مدینہ میں نازل ہوئی ہیں۔

سوال: اس سورۃ کے اور کون سے مختلف نام ہیں؟

جواب: اس سورۃ کا معروف نام 'آلِ عمران' ہے۔ دوسرا نام "الزھرہ" (چمکتی ہوئی چیز) الکنز (خزانہ) الاستغنی (کفایت طلب کرنے والی) اور طیبہ (پاکیزہ) ہے۔

سوال: سورۃ 'آلِ عمران' کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: نبی اکرم ؐ نے فرمایا۔
قیامت کے دن قرآن پڑھنے والوں کے سامنے سورۃ البقرۃ اور آلِ عمران کو لایا جائے گا۔ یہ اس طرح ہوں گی جیسے دو بادل یا پھر دو سیاہ سائبان جن کے درمیان ایک چمکدار لائن ہوگی یا پھر پرندوں کی قطاروں کی طرح آئیں گی اور اپنے پڑھنے والوں کے لیے جھگڑا کریں گی۔

سوال: سورۃ البقرۃ اور آلِ عمران میں کیا مماثلت ہے؟

جواب: دونوں سورتیں قرآن کریم کی طویل ترین سورتوں میں سے ہیں۔

* - دونوں سورتوں کا آغاز الٓمٓ سے ہوتا ہے۔
* - دونوں کے شروع میں کتاب کا ذکر ہے۔
* - سورۃ البقرۃ کے آغاز میں تین گروہوں کا ذکر ہے اسمیں دو گروہوں کا ذکر ہے۔
* - سورۃ البقرۃ کے آغاز میں حضرت آدم ؑ کی تخلیق کا ذکر ہے جبکہ آلِ عمران میں حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا تذکرہ ہے۔
* - دونوں سورتوں کا اختتام دعا پر ہوتا ہے۔

پارہ نمبر 3

سورۃ آلِ عمران

رکوع نمبر 9 (آیت نمبر 9-1)

سوال : حدیث کی روشنی میں " لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " کی اہمیت کیا ہے ؟

جواب : حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا
" لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " افضل ذکر ہے (ترمذی)
حضرت معاذؓ کی روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ۔
" لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ " جنت کی کنجی ہے ۔

سوال : " الحَیُّ " اور " القَیُّوْمُ " کے کیا معنی ہیں ؟

جواب : حیّ قیّوم اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے ۔
حیّ کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا یعنی اسے موت اور فنا نہیں ہے ۔
قیّوم کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا قائم رکھنے والا اور محافظ ہے یعنی ساری کائنات اسکی محتاج ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں ہے ۔

آیت نمبر 3 :

سوال : نَزَّلَ اور اَنْزَلَ میں کیا فرق ہے ؟

جواب : * نَزَّلَ سے مراد ہے تھوڑا تھوڑا کرکے نازل ہونا جیسے قرآن مجید تھوڑا تھوڑا کرکے 23 سال میں نازل ہوا ۔
* اَنْزَلَ سے مراد ہے ایک دم سارا نازل ہونا ۔ جیسے موسیٰؑ کو کوہ طور پر تورات تختیوں کی صورت میں ایک ساتھ مل گئی ۔

سوال : اس آیت میں قرآن پاک کی کن دو خوبیوں کا تذکرہ ہے ؟

جواب : اس آیت میں قرآن پاک کی دو خوبیوں کا تذکرہ ہے ۔

1. قرآن پاک کے لیے "الکتٰب" آیا ہے جس سے مراد ہے قرآن مکمل کتاب ہے اور حق کے ساتھ اتاری گئی ہے ۔
2. یہ اپنے سے پہلے کی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے ۔

سوال : تورات کیا ہے ؟

جواب : تورات عبرانی زبان کا لفظ ہے ۔ اسکے معنی ہیں شریعت ، قانون ۔ آج کے دور میں اسے عہد نامہ قدیم کہتے ہیں یہ موسیٰؑ پر نازل ہوئی ۔ اسمیں 39 کتابیں ہیں ۔

پارہ نمبر ۳

سورۃ آلِ عمران

رکوع نمبر ۹ (آیت نمبر ۹-۱)

سوال : انجیل کیا ہے ؟

جواب : انجیل سریانی زبان کا لفظ ہے ۔ حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئی اسے عہد نامہ جدید کہا جاتا ہے ۔ اسکے معنی ہیں بشارت یا خوشخبری ۔ اسمیں 25-24 chapters ہیں ۔ یہود تورات کو مانتے ہیں اور نصاریٰ انجیل کو ۔

سوال : تورات، انجیل اور قرآن میں کیا واضح فرق ہے ؟

جواب : تورات اور انجیل اپنے وقت کے لوگوں کی ہدایت کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی تھیں ۔ اس وقت پر کتابیں مکمل تھیں ۔ قرآن ایک مکمل کتاب ہے اور اسمیں وہ احکامات موجود ہیں جو اللہ کی طرف سے تورات اور انجیل میں بھی تھے ۔ قرآن کی حفاظت کی ذمہ اللہ نے خود لیا جبکہ تورات اور انجیل کے لیے ایسا نہیں تھا ۔

آیت نمبر ۵، ۶

سوال : آیت نمبر 5 اور 6 میں کون سے دلائل ~~نصرت~~ وفد نجران کو دیئے جا رہے ہیں ؟

جواب : ان آیات میں وفد نجران کو متاثر کرنے کے لیے وہ دلائل دیئے جا رہے ہیں جو حضرت عیسیٰؑ میں موجود نہیں تھے ۔

① زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ سے چھپا ہوا نہیں ہے ۔

② اللہ تعالیٰ قیوم ہے اور جیسا وہ چاہتا ہے ویسی ہی شکلیں ماں کے رحم میں بنا دیتا ہے ۔

آیت نمبر 7

سوال : آیتیں کتنی طرح کی ہوتی ہیں ؟

جواب : آیتیں دو طرح کی ہوتی ہیں ۔

① محکمات

② متشابہات ۔

سوال : محکمات آیات کون سی ہیں ؟

جواب : محکمات سے مراد وہ آیات ہیں جن میں اوامر و نواہی، احکام و مسائل، قصص اور حکایات ہیں جن کا مفہوم واضح اور اٹل ہے ۔ اور یہ اُمّ الکتاب ہیں یعنی اصل یا جڑ ہیں ۔

پارہ نمبر 3
سورۃ آلِ عمران

رکوع نمبر 9 (آیت نمبر 9-1)

سوال: متشابہات آیات کون سی ہیں؟

جواب: متشابہات آیات سے مراد وہ آیات ہیں جنکے حقائق سمجھنے سے انسانی عقل قاصر ہو۔ جیسے جنت و دوزخ کے مسائل، ملائکہ، قضاو قدر کے معاملات، اللہ تعالیٰ کی صفات، حروف مقطعات وغیرہ۔

سوال: جن کے دلوں میں ٹیڑھ ہوتی ہے انکا رویہ ان آیات کے متعلق کیا ہوتا ہے؟

جواب: جن لوگوں کے دل میں کجی یعنی ٹیڑھ ہوتی ہے وہ نفسانی خواہشات کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور متشابہات آیات کی تاویلیں کرتے ہیں اسطرح وہ لوگ دین کو مشکوک کرکے لوگوں کو فتنے میں ڈالدیں۔
حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ
عنقریب تمھارے پاس ایسے لوگ آئیں گے جو متشابہات قرآن میں تم سے جھگڑیں گے تم سنت رسولؐ سے اسکی پکڑ کرنا کیونکہ اہلسنت ہی اللہ کی کتاب کو خوب جانتے ہیں۔

سوال: "الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ" کون لوگ ہیں؟

جواب: الرّٰسخون فی العلم وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس علم کے ساتھ عمل بھی ہوتا ہے۔ یہ لوگ اللہ کے دیئے ہوئے علم پر خود کو راضی کرلیتے ہیں۔ اپنی مرضی سے کچھ نہیں بولتے جیسے تابعین، صحابہ کرامؓ
طبرانی کی روایت ہے کہ ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبیؐ نے فرمایا
جو لوگ قسم کے پورے، زبان کے سچے، استقامت قلبی رکھنے والے اور شکم اور شرمگاہ کو حرام سے بچاتے ہیں وہ راسخین فی العلم ہوتے ہیں۔

سوال: ہدایت کیا ہے؟

جواب: ہدایت ایک تحفہ ہے جو اللہ کی رحمت سے ملتا ہے۔ ہدایت کی قیمت طلب ہے۔ جتنی زیادہ طلب ہوگی اتنی ہی زیادہ ہدایت ملے گی۔ اسلیے ہدایت اور استقامت کی دعا مانگتے رہنا چاہیے۔

پارہ نمبر 3

سورۃ آلِ عمران

رکوع نمبر 9 (آیت نمبر 9-1)

سوال: "راسخین فی العلم" والوں کا رویہ آیات متشابہات کے سامنے کیا ہوتا ہے؟

جواب: "راسخین فی العلم" والوں کا رویہ آیات متشابہات کے بارے میں یہ ہوتا ہے۔

1. وہ کہتے ہیں کہ ہم ایسی تمام آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔
2. یہ تمام آیات ہمارے رب کی طرف سے ہے۔